مولانا محمد احسن نانوتوی رحؒ کے علمی کارنامے

محمد ایوب قادری ایم ۔ اے

مولانا محمد احسنؒ نانوتوی بن حافظ لطف علی بن حافظ محمد حسن نانوتہ (ضلع سہارنپور) کے شیوخ زادگان میں سے تھے ۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر تحصیل علم کی غرض سے دہلی پہنچے ۔ مولانا مملوک العلی نانوتوی ، مولوی سبحان بخش شکارپوری ، مولانا احمد علی سہارنپوری اور شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی سے علوم مروجہ حاصل کئے ۔ دہلی کالج میں بھی پڑھا ۔ بنارس کالج اور بریلی کالج میں عربی و فارسی کے پروفیسر رہے ۔ بریلی میں ایک پریس مطبع صدیقی اور ایک مدرسہ مصباح التہذیب کے نام سے قائم کیا جو اب تک مصباح العلوم کے نام سے موجود ہے ۔ مولانا محمد احسن نانوتوی رحؒ کا انتقال رمضان ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۵ء میں دیوبند میں ہوا اور حضرت مولانا محمد قاسم رحؒ کے برابر مشرق کی طرف دفن ہوئے ۔

مولانا محمد احسن نانوتوی رحؒ نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف حجۃ اللہ البالغہ اور ازالۃ الخفاء کو سب سے پہلے مختلف نسخے فراہم کرکے شائع کیا ۔

حضرت شاہ صاحب کی تصانیف عقد الجید اور رسالہ انصاف کا اردو ترجمہ کیا۔

مولانا محمد احسن کی زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے عبارت رہی۔ مطبع صدیقی بریلی کی وجہ سے اس سلسلہ کو اور بھی وسعت ہوئی کیونکہ مطبع اپنا تھا۔ مولانا نے زیادہ تر ضخیم اور اہم کتابوں کے اردو میں ترجمے کئے ہیں۔ بریلی کے قیام میں تصنیف و تالیف کا کام زیادہ ہوا۔ جب نانوتہ میں قیام رہا تو اس وقت مطبع مجتبائی دہلی کا تصحیح و حواشی کا کام ہوا۔ اس زمانہ میں بعض ترجمے بھی ہوئے۔ مولانا محمد احسن نے جو ترجمے کئے ہیں ان کی زبان با محاورہ، صاف اور سلیس ہے۔ مولانا بڑی حد تک قواعد زبان اور صحت عبارت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ مولانا لفظی ترجمہ کی بجائے با محاورہ ترجمہ کو ترجیح دیتے تھے اس وقت نثر اردو ابتدائی حالت میں تھی اس لئے نثر اردو کے ارتقاء میں مولانا محمد احسن کی تصانیف و تراجم خاص توجہ کے مستحق ہیں۔ ہم ذیل میں مولانا محمد احسن کے علمی کارنامے پیش کرتے ہیں۔

(۱) تحفۃ المحصنین

مولانا محمد احسن کی غالباً یہ سب سے پہلی تصنیف ہے انہوں نے یہ مختصر سا رسالہ باشندگانِ بنارس کی درخواست پر ان عورتوں کے بیان میں لکھا ہے جن سے مرد کو نکاح کرنا حرام ہے۔ یہ رسالہ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء مابین عیدین لکھا گیا۔ یہ رسالہ ایک مقدمہ، نو فصلوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ ہر فصل کا مضمون بیان کرنے کے بعد متعلقہ مسائل بھی اسی فصل کے ساتھ درج کر دیئے ہیں، بلکہ مقدمہ اور خاتمہ کے ساتھ بھی بعض مسائل شامل ہیں۔ زبان عام فہم اور با محاورہ ہے تمام مسائل کا جواب فقہ حنفی کے موافق لکھا گیا ہے بعض مسائل میں مختلف ائمہ فقہ کی رائیں بھی نقل کی گئی ہیں جس سے مولانا کی وسعت نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ کتاب میں تین فتوے بھی مع جواب شامل ہیں اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ ہمارے پیش نظر مطبوعہ محرم ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۲ء (مطبع مصطفائی کانپور) رہا ہے۔

(۲) اصول جرثقیل

نام سے مضمون کتاب ظاہر ہے ۱۸۵۴ء میں بنارس میں یہ کتاب طبع ہوئی تھی[1]۔

(۳) نافعہ خریداران

یہ رسالہ مولانا محمد احسن ؒ نے بیع وشریٰ کے مسائل کے بیان میں لکھا ہے جیسا کہ آغاز رسالہ میں خود تحریر فرماتے ہیں[2]۔

"اس زمانہ میں اکثر لوگ اپنی ہاتھ کی کمائی تو کم کرتے ہیں اور تجارت وغیرہ کیا کرتے ہیں لیکن معاملات بیع وشریٰ میں مسلمانوں کے نفع کے لئے ضروری جان کر یہ رسالہ کہ اسم تاریخی اس کا "نافعہ خریداران" ہے لکھا گیا اور قبل بیان مسائل کسب حلال اور برائیاں کسب حرام کی درج کی گئیں اور اکثر روایتیں اس رسالہ کی ہدایہ، درمختار اور عالمگیری سے نقل ہیں"

مولوی محمد رضا مائل مرادآبادی نے قطعہ تاریخ لکھا ہے۔

جب یہ رسالہ ہو گیا پورا — جو پسند آیا ایک عالم کو
مائل خستہ نے کہی تاریخ — بائع ومشتری کے نافع ہو

۱۲۷۲ھ
۱۸۵۵ء

(۴) قواعد اردو حصہ چہارم

ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن صوبہ شمالی ومغربی (یوپی) کے حسب الحکم نصاب کی غرض سے قواعد اردو کو چار حصوں میں ترتیب دیا گیا۔ اس سلسلہ کا چوتھا حصہ مولانا محمد احسن نے مرتب کیا ہے، باقی شروع کے تین حصے دوسرے حضرات نے لکھے۔

---

[1] تاریخ داستان اردو از حامد حسن قادری صفحہ ۱۹۰ (آگرہ ۱۹۴۱ء)۔
[2] نافعہ خریداران از مولانا محمد احسن۔

مولانا محمد احسن آغاز رسالہ میں لکھتے ہیں[1]۔

"جاننا چاہیئے کہ یہ رسالہ قواعد اردو بموجب ارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب معلی القاب جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر تعلیم ممالک شمالی ومغربی کے احقر العباد محمد احسن مدرس اول فارسی مدرسہ بریلی نے ۱۸۶۲ء میں تالیف کیا اور تا بمقدور عبارت سہل اور قواعد ضروری کا ہونا ملحوظ رکھا اور بعض باتیں عربی فارسی کی جن کا جاننا نوآموزوں کو ضروری موجب ہوشیاری کا تھا وہ بھی درج کی گئیں اور پہلے بیان مطلب سے کچھ اصطلاحیں جو قواعد میں مذکور ہوں گی، لکھی گئیں اور چونکہ اس زبان کی صرف ونحو ابھی خوب منضبط نہیں ہوئی، لہٰذا ناظرین وقتِ ملاحظہ کے خود جان لیں گے کہ کس طرح کی کاوش کرکے یہ باتیں لکھی گئیں۔ اس رسالہ میں چار باب ہیں، اوّل میں اصطلاحات، دوسرے میں صرف، تیسرے میں نحو اور چوتھے میں ترکیب کرنے کا طور اور کچھ قواعد ضروری لکھے گئے۔"

چونکہ یہ کتاب نصاب میں شامل رہی لہٰذا بیسیوں اڈیشن اس کے شائع ہوئے۔ ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ احسن القواعد مولانا محمد احسن نانوتوی کی تالیف ہے، حالانکہ احسن القواعد میں مؤلف کا نام صراحت سے محمد نجف علی خان متوطن مرادآباد لکھا ہے۔ احسن القواعد کے مؤلف محمد نجف علی خاں مولانا محمد احسن کے شاگرد تھے اسی لئے انہوں نے اپنے استاد مولانا محمد احسن کے نام پر اپنی اس کتاب کا نام "احسن القواعد" رکھا۔ مولانا محمد احسن صاحب کی ایک تقریظ احسن القواعد میں ضرور شامل ہے۔

۵ رسالہ عروض

فن عروض میں مولانا محمد احسن کا مختصر مگر جامع رسالہ ہے۔ سبب تالیف کے

---

[1] قواعد اردو حصہ چہارم از مولانا محمد احسن ص ۱-۲ (مطبوعہ میرٹھ ۱۹۰۵ء)۔

سلسلے میں خود مولانا محمد احسن لکھتے ہیں[۱]۔

"یہ رسالہ عروض و قوافی میں بموجب ارشاد ہدایت بنیاد قدردانِ اہل علم صاحب والا نسب جناب مستطاب کیمپسن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی (یوپی) کے احقر العباد محمد احسن مدرس اول فارسی مدرسہ بریلی نے ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء میں تالیف کیا۔ اس میں قواعد ضروری عروض اور قافیہ کے اور مشہور مروج بحروں کے نام اور نہایت مشہور زحافات لکھے جاتے ہیں جو بحریں کہ غیر مشہور ہیں یا زحافات مرکب خواہ غیر مشہور ہیں یا بحروں مروجہ حال میں نہیں آتے ان کا ذکر اس میں نہیں لکھا اور عبارت کا آسان ہونا اور اس میں سے مطلب کا بخوبی سمجھ میں آنا تمام رسالہ میں ملحوظ رکھا ہے۔ اس رسالہ میں دو باب ہیں باب اوّل میں عروض کا بیان ہے اور دوسرے میں قوافی کا ذکر ہے۔"

رسالہ میں اکثر مثالوں میں مولانا محمد احسن نے اپنے اشعار دیئے ہیں۔ یہ رسالہ بھی متعدد بار طبع ہو چکا ہے۔

۶
زادالمخدرات

یہ کتاب تعلیم نسواں کے بیان میں تالیف کی گئی اس لئے گورنمنٹ نے ازراہِ قدردانی زادالمخدرات کی پانچسو جلدیں خریدیں اور تین سو روپیہ انعام بھی دیا[۲]۔ کتاب ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء میں لکھی گئی۔ نام تاریخی ہے، مطبع صدیقی بریلی میں طبع ہوئی ہے۔ کتاب تمہید، چار ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔

---

[۱] ملاحظہ ہو مقدمہ "عروض" از مولانا محمد احسن نانوتویؒ۔

[۲] تنبیہ الجہال از مولانا مفتی حافظ بخش بدایونی ص ۲۲۔

مُفید الطالبین

عربی کے ابتدائی طلباء کے لئے نصاب کی ضرورت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں قریب ڈیڑھ سو امثال و مواعظ کے مختصر جملے ہیں اور باب دوم میں تقریباً چالیس سبق آموز حکایات و نقلیات شامل ہیں۔ دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم کراچی نیز دیگر مدارس عربیہ میں یہ کتاب داخل نصاب ہے۔ ادیب شہیر مولانا اعزاز علی امروہوی المتوفی ۱۳ رجب ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء نے اس پر حاشیہ لکھا ہے۔

(۸) مذاق العارفین

حجۃ الاسلام امام غزالی کی مشہور تصنیف احیاء العلوم کا اردو ترجمہ مولانا محمد احسن نے منشی نول کشور (مالک مطبع نولکشور لکھنؤ) کی فرمائش پر (سنہ ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء تا سنہ ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء) چار ضخیم جلدوں میں کیا۔ مذاق العارفین تاریخی نام ہے۔ ترجمہ بامحاورہ اور سلیس ہے۔ مولانا محمد احسن نے تخریج عراقی سے احادیث کے مخارج کا حوالہ حاشیہ پر لکھ دیا ہے اور یہ التزام رکھا ہے کہ جن احادیث کی نسبت عراقی نے کہا ہے کہ ان کی سند صحیح ہے وہاں کچھ نہیں لکھا اور جن احادیث کو عراقی نے کسی وجہ سے معلول کہا ان کے ساتھ ضعیف وغیرہ ہر جگہ حاشیہ پر لکھ دیا ہے آخر کی دو جلدوں کا ترجمہ پہلے کیا گیا اس کے بعد پہلی جلد کا اور سب سے آخر میں دوسری جلد کا ترجمہ ہوا ہے۔ ترجمہ کا کام سنہ ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء میں شروع ہو کر سنہ ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء میں اختتام کو پہنچا۔ قرآنی آیات کا ترجمہ حضرت شاہ عبد القادر دہلوی رحمہ کے ترجمہ کے مطابق ہے اشعار کا ترجمہ اشعار میں کیا ہے شروع میں امام غزالی کا مختصر سا ترجمہ شامل ہے۔

قطعات تاریخ از مولانا محمد احسن

جلد سوم

ہوا جبکہ آوازۂ ختم ہر سو — تو دل کو ہوئی فکر تاریخ نیکو

بلا جودت طبع احسنؔ کو فوراً کیا بہر تعمیل ایما ئے امجد
"کہا اس نے تو ترجمے سے ہو "فارغ" "یہ تاریخ لکھ" "جلد ثالث بارد"
۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء

جلد چہارم

مزہ احباب جب اس سے اٹھائیں گے تو بولیں گے نہ تھا آسان کچھ کوزے میں لانا بحر قلزم کا
لکھا جب ترجمہ عمدہ تو احسنؔ یہ لکھو تاریخ عجائب ہے یہ اردو ترجمہ جلد چہارم کا
۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء

جلد دوم

ہوئی ختم جب یہ کتاب نفیس جو ہر اک کو مرغوب و مطلوب ہے
تو احسنؔ سے ہاتف نے تاریخ کو کہا لکھ دے یہ ترجمہ خوب ہے
۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء

نول کشور پریس لکھنؤ سے یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے ہمارے پیش نظر اپریل ۱۸۸۷ء کا مطبوعہ نسخہ ہے اس کتاب کا جو اڈیشن حال میں چھپا ہے اس میں امام غزالی کے حالات "الغزالی" مؤلفہ مولانا شبلی نعمانی سے لے کر شامل کردیئے گئے ہیں۔

(۹) تہذیب الایمان

حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب اغاثۃ اللھفان کا اردو ترجمہ و خلاصہ حسب فرمائش منشی جمال الدین مدارالمہام ریاست بھوپال تہذیب الایمان کے نام سے کیا۔ کتاب کا عنوان رد بدعات ہے، ۶۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ مولانا کو صرف ایک ہی نسخہ مل سکا لہٰذا تصحیح میں دوسری متعلقہ کتابوں سے مدد لی گئی۔ کتاب کے ترجمہ اور طباعت کا کام صرف سات ماہ میں ختم ہوا۔ پیرایہ بیان صاف اور سلیس ہے۔ ترجمہ نظم کا نظم میں کیا ہے یہ کتاب رجب ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء میں مطبع صدیقی بریلی میں طبع ہوئی ہے۔

مولانا محمد احسن نے یہ قطعۂ تاریخ لکھا ہے۔

مکائدِ شیطاں کے جب چھپ چکے ہوا بہرِ تاریخ دیوانہ قلب
ندا ہاتفِ غیب نے دی اسے کہ لکھ دے "لذکرٰی لمن کان قلب"

سنہ ۱۲۸۳ھ
۱۸۶۶ء

ہمیں اس کتاب کا کوئی نسخہ نہ مل سکا ہم اپنے مخلص دوست ثناء الحق صاحب ایم۔اے کے شکر گزار ہیں کہ جن کے ذریعہ سے اس کتاب کے متعلق ضروری معلومات کتب خانہ دارالعلوم دیوبند سے حاصل ہوئیں۔ حال میں اس کتاب کا ایک نسخہ مسجد رحمانیہ کے کتب خانہ (رنچھوڑ لائن کراچی) میں نظر سے گزرا۔ اس کتاب کے رد میں ایک مختصر سا رسالہ تبعید الشیٰطین بامداد جنود الحق المبین کے نام سے مولوی عبدالصمد سہوانی (تلمیذ مولانا عبدالقادر بدایونی) نے سنہ ۱۲۸۷ھ ۱۸۷۰ء میں لکھا جو کہ انسٹی ٹیوٹ پریس علی گڑھ میں طبع ہوا ہے۔

(۱۰) احسن المسائل

فقہ کی مشہور کتاب کنز الدقائق کا فارسی ترجمہ شاہ اہل اللہ دہلوی (برادر حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ) نے کیا تھا۔ مولانا محمد احسن نے اپنے بھائی مولوی محمد منیرؒ کی فرمائش پر فارسی سے اردو میں اس کا ترجمہ کیا اور احسن المسائل نام رکھا توضیح و تشریح کے لئے حاشیہ اور حسبِ ضرورت متن میں اضافہ فرمایا مولانا محمد احسن صاحب نے قطعۂ تاریخ یہ لکھا ہے۔

ہوئی فقہی مسائل میں کتاب بے نظیر احسن نہ ہو وے سیر جس کے دیکھنے سے نفسِ شائق کا
سنِ ختم اس کا میں چاہا تو ہاتف غیب سے بولا لکھو گنجِ حقائق ترجمہ کنز الدقائق ہے

سنہ ۱۲۸۴ھ
۱۸۶۷ء

اس کتاب کے جملہ حقوق مولوی الہ یار خاں تاجر کتب بریلی کے نام محفوظ تھے۔
اس کتاب کا دوسرا اڈیشن بھی مولانا محمد احسن ہی کی حیات میں بعد نظر ثانی مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوا۔ یہ کتاب مختلف مطابع میں طبع ہو چکی ہے سنہ ۱۹۱۹ء میں قیومی پریس

کانپور سے مولوی وصی علی[1] صاحب ملیح آبادی کے اردو حاشیہ کے ساتھ طبع ہوئی مگر پریس میں آگ لگنے کی وجہ سے تمام اسٹاک جل گیا۔ کسی طرح کچھ نسخے نکل گئے تھے، اسی نسخہ کو حال میں لاہور کے مشہور ناشر کتب سراج الدین اینڈ سنس نے چھاپ لیا ہے اور لطف یہ ہے کہ مترجم کی حیثیت سے مولانا محمد احسن صاحب کا نام حذف کر دیا ہے اور محشی مولوی وصی علی صاحب ملیح آبادی کا نام باقی رکھا ہے کنز الدقائق کا ایک اردو ترجمہ ظہیر الحقائق کے نام سے ظہیر احمد ظہیری سہوانی (المتوفی ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء) نے بھی کیا ہے جو ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء میں گلزار ہند اسٹیم پریس لاہور میں طبع ہوا ہے۔

(۱۱) غایۃ الاوطار

فقہ حنفی کی مشہور و متداول کتاب درمختار کا اردو ترجمہ مشہور عالم مولانا خرم علی بلہوری نے حسب فرمائش نواب ذوالفقار الدولہ رئیس باندہ ۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء میں کتاب النکاح سے شروع کیا۔ محرم ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۴ء میں قریب اختتام تھا کہ پیغام اجل آگیا مولانا محمد احسن نے

---

[1] مولوی وصی علی ابن حکیم شیخ محمد یوسف ملیح آباد وطن ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء کو پیدا ہوئے ابتدائی مروجہ تعلیم اردو فارسی کی تحصیل ملیح آباد کی پھر مدرسہ نیازیہ خیرآباد، مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنو، مدرسہ جامع العلوم کانپور میں تمام علوم معقول و منقول مختلف اساتذہ حاصل کیے ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں فارغ التحصیل ہوگئے اور مدرسہ جامع العلوم کانپور ہی میں مدرس ہوگئے ۱۹۱۹ء میں مدرسہ الٰہیات کانپور میں مدرس ہوگئے ۱۹۲۸ء تک مدرسہ الٰہیات سے تعلق رہا اس کے بعد مدرسہ صوبہ دار کانپور اور مدرسہ جامع العلوم کانپور سے پھر متعلق ہوگئے ۱۹۳۵ء میں فریضہ حج ادا کیا ۱۹۴۰ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بحیثیت سنی ڈین تقرر ہوا اور یہ تعلق ۱۹۵۰ء تک رہا۔ تفسیر جلالین پر جستہ جستہ عربی حاشیہ لکھا جو قیومی پریس کانپور میں چھپ چکا ہے۔ یونیورسٹی میں بی۔ اے کے طلبا کیلئے نصاب دینیات (سنی) مرتب کیا۔ مولوی وصی علی صاحب آج کل اپنے وطن ملیح آباد میں مقیم ہیں۔ آپ کے صاحبزادے مولوی اشرف علی مالک اشرف اینڈ کمپنی (اسٹیشنرس پاکستان چوک) کراچی میں ہیں۔

اس ترجمہ کو ان کے ورثا سے اشاعت کی غرض سے خریدا اور بقیہ ترجمہ از باب الاذان تا کتاب الصلوٰۃ مکمل کیا اور جن مقامات کو مولانا خرم علی بلہوری نے چھوڑ دیا تھا ان کو مکمل اور اس ترجمہ کو ہر طرح سے صحیح و درست کر کے چند اصحاب کی شرکت میں اول چوتھی جلد مطبع صدیقی بریلی سے شائع کی۔ نام غایۃ الاوطار[1] رکھا لیکن یہ سلسلہ قائم نہ رہ سکا۔ مولانا محمد احسن کو سخت فکر ہوئی اور ایک اشتہار اس باب میں طبع کر کے مشتہر کیا۔ نواب کلب علی خاں رئیس رامپور المتوفی ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء نے طباعت کے جملہ مصارف برداشت کئے۔ مولانا محمد احسن نے نواب رام پور کی معارف پروری کا خاص طور سے ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کی تصحیح و تکمیل میں مولانا محمد احسن کے بڑے بھائی مولانا محمد مظہر نانوتوی (المتوفی ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء) صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور بھی شریک رہے۔ اس ضخیم اور گرانقدر کتاب کی چاروں جلدوں کی طباعت ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء میں ہوئی جیساکہ قطعات ذیل سے ظاہر ہے۔

قطعات تاریخ از مولانا محمد احسن

رشک گلزار چو گردید ز طبع ایں نسخہ — سال ختمش ز رہ فکر بجستم پیہم
از دل غیب ندا و سر وشم ناگاہ — پے تاریخ بگو فقہ امام اعظم
۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء

دیگر

جب ہو چکی یہ کتاب مطبوع — ہم رنگ بہار تازہ گلشن
پایا سر حسن سے حسن طبع — خرم سے ہے یادگار احسن
۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء

از میر ہدایت علی ہدایت بریلوی

باہتمام مولوی صاحب سے جب — مسئلے آسان و مشکل چھپ گئے
سال یہ دل سے ہدایت کے ملا — دین اعظم کے مسائل چھپ گئے
۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء

یہ کتاب نول کشور پریس لکھنؤ میں بھی چھپی ہے ہمارے پیش نظر مطبع صدیقی بریلی کا چھپا ہوا نسخہ رہا ہے۔

---

[1] اس کتاب کی ابتدا ۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء میں ہوئی اور اختتام ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۴ء میں ہوا مولانا محمد احسن نے وسط کے سال ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۷ء کے مطابق تاریخی نام "غایۃ الاوطار" رکھا۔